ابـو عيسـىٰ هذا حديث حسن صحيح قال العلامة مجد الدين محمد بن يعقوب الشيرای الفيروز آبـادی فی القاموس الحجر بالكسر ماهواه الحطيم المدار بالكعبة شروها الله من جانب الشمال انتهـی بـالالـقتاط قال الامام الحصكفی فی الدار المفتار وبه قبر اسماعيل وهاجر انتهیٰ وقال ابن دريد فی الحجرة فيه قبرها وانبها اسماعيل علی نبينا وعليه الصلوٰة فالسلام انتهیٰ كذاقالالقاضی الامـام ابـو مـحـمـد بـدر الـديـن شيـخ الاسـلام مـحـمـود بـن احـمـد يعلنی فی الينـاية حـاشية الهداية والعلم عند ربی منه البدايه واليه النهايه .

لاشک فی صحت جواز الصلوٰة	الجواب الجواب
	العبد المذنب احمد رضا
علی ما صح به المجيب المصيب	محمد نقی علی عفی عنه
علیٰ ماصرح به المجيب المصيب	عفی عنه بحمد المصطفیٰ (ﷺ)

محمد يعقوب علی　　اجاد المجيب وافاد　　اصاب من اجاب

عفی عنه　　صديقے　　محمد سلطان حسن عفاالله عنه

محمد احسن الصديقی　　محمد نقی عفی عنه

محمد احسن الصديقی　　احمد رضا خان عفی عنه

مسئلہ ۳۲:

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اوام فیضہم المولی العلام ان مسائل میں بینوا توجروا؟

الجواب:

(۱) ایک صاحب مسمّی مولوی اشرف علی ساکن قصبہ تلہر ضلع شاہجہان پور دوسرے صاحب حکیم عبداللہ مقیم تلہر ہیں۔ حکیم صاحب کا بیان ہے کہ یزید فاسق فاجر نہ تھا اس کو برا نہ کہا جائے اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اس کے وہاں نہ جانا چاہیے تھا کیوں گئے اور یہ ملکی جنگ تھی دوسرے یہ کہ نماز فجر کے بعد مسلمانوں نے ان سے مصافحہ کرنا چاہا انہوں نے مصافحہ نہ کیا اور بدعت بتایا۔ کیا حکیم صاحب کا یہ بیان سراسر غلط نہیں۔ کیا انہوں نے حضرت سید الشہدا رضی اللہ عنہ کی شان ارفع واعلی میں گستاخی نہ کی۔ اور کذب بیانی نہ دی۔ کیا مصافحہ سے دست کشی وانکار اس امر کو ثابت نہیں کرتا کہ ان کی مراد بدعت سیۂ ہے اور ان کا یہ فعل وہابیہ ہے۔

(۲) اول الذکر مولوی صاحب ایک زمانہ تک مدرسہ مولوی یٰسین واقع بریلی محلہ سرائے خام کے مدرس رہ چکے ہیں کیا ان کی وہابیت کو اسی قدر کافی نہیں کہ بدمذہب کے مدرسہ میں ملازم رہ کر اس مدرسہ کے دستور العمل درس تعلیم کی پابندی کر کے درس دیا چہ جائے کہ علم غیب حبیب خدا سید ہر دوسرا علیہ افضل التحیۃ والثناء میں وہابیانہ خیال مغویانہ قیل وقال ہے۔

جو کوئی شخص صحیح العقیدہ علم حضور سراپا نور کو روز ازل سے قیامت تک کے تمام اشیاء ذرہ ذرہ کلیہ وجزیہ محیط جانے اور ان کے واسطے ما کان وما یکون کا علم مانے اور قائل علوم غیب خمسہ ہو وہ شخص ان مولوی صاحب کے نزدیک مفسل وضال قابل عتاب ونکال۔

اکابر علمائے اہلسنت کثرہم اللہ تعالیٰ کی شان میں جن کی مدح وستائش میں مفتیان علام اور علمائے ذی الاحترام حرمین طیبین وروم وشام وغیرہم مبالغہ فرمائیں اور ان کو پیشوا وسردار علمائے اہلسنت بتائیں یہ صاحب بیہودہ الفاظ وناشائستہ کلمات زبان پر لائیں۔

ان صاحب کے تمام اوصاف میں باستثنائے مدرسی مدرسہ مذکورہ حکیم صاحب مذکورہ بھی شریک وہم خیال۔ یہ دونوں صاحب مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند ومولوی رشید احمد گنگوہی ومولوی اشرف علی تھانوی کو اپنا پیشوا جانتے ہیں اور سرتاج اہلسنت مانتے ہیں۔ کیا یہ دونوں صاحب کم سے کم بدعتی و بدمذہب نہیں کیا ان کے ساتھ (ان احادیث واقوال کے مطابق عمل نہ کیا جائے جو فتاوی الحرمین میں طبع ممبئی میں مذکور ہیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتونکم

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی (ﷺ) نے فرمایا ان لوگوں سے الگ رہو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔

ولا بی داؤد عن ابن عمر رضی ا للہ عنھما عن النبی (ﷺ) وان مردو افلا تعود وھم وان ماتو افلا تشھد وھم

ابوداؤد کی حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے نبی (ﷺ) نے فرمایا وہ بیمار پڑیں پوچھنے نہ جاؤ مر جائیں تو جنازہ پر حاضر نہ ہو۔

زاد بن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) وان یقتسمو ھم فلا تسلموا علیھم

ابن ماجہ نے بروایت جابر رضی اللہ عنہ اس قدر اور بڑھایا جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو۔

وعند العقیلی عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) لا تجا لسوھم وتشاربوھم ولاتواکلوھم ولا تنا کحوھم۔

عقیلی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی نبی (ﷺ) نے فرمایا انکے ساتھ نہ بیٹھو۔ ساتھ پانی نہ پیو۔ ساتھ کھاؤ نہ شادی بیاہت کرو۔

زاد ابن حبان رضی ا للہ تعالیٰ عنہ لا تصلوا معھم۔

ابن حبان نے انہیں کی روایت سے زائد کیا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

وللد یلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) انی بری منھم وھم براء منی جھادھم کجھاد ا لترک والد یلم ۔

دیلمی نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی (ﷺ) نے فرمایا میں ان سے بیزار ہوں۔ وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں ان پر جہاد ایسا ہے جہاد کا فران ترک ودیلم پر۔

ولا بن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) اذا رایتم صاحب بدعۃ فاکفر روا فی وجھۃ فان اللہ یبغض کل مبتدع ولایجوزاحد منھم علیٰ صراط لکن یتنافتون فی النار مثل الجراد والذ با ب.

ابن عساکر رضی اللہ عنہ ،انس رضی اللہ عنہ سے راوی نبی (ﷺ) فرماتے ہیں جب کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترش روئی کرو۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں کوئی پل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔

والطبرانی وغیرہ عن عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) من وتر صاحب بدعۃ فقداعان علی ھدم الاسلام

جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔

وله فی الکبیر ولا بی نعیم فی الحلیة عن معاذ رضی الله عنه عن النبی (ﷺ) من مشی الیٰ صاحب بدعة لیوقره فقد اعان علیٰ هدم الاسلام وغیره من الاحادیث .

نیز طبرانی معجم کبیر ابونعیم نے حلیہ میں معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں جو کسی بدمذہب کی طرح اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام ڈھانے میں اعانت کی اور اس کے سوا اور حدیثیں ہیں۔

قال العلماء فی کتب العقاد کشرع المقاصد وغیره ان حکم المبتدع البعض والاهانة والردوالطرد

علماء کتب عقائد مثل شرح مقاصد وغیرہ میں فرماتے ہیں کہ بدمذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا اس ذلت کو دنیا اس کا رد کرنا اسے دور ہانکنا۔

وفی غنیة الطالبین قال فضیل بن عیاض من اجب صاحب بدعة احبط الله عمله واخرج نور الایمان من قبله واذا علم الله عزوجل من رجل انه مبغض لصاحب بدعة رجوت الله تعالیٰ ان یغفر ذنوبه وان قل علمه واذرایت مبتدعا فی طریق فخذ طریقا اخرا.

غنیۃ الطالبین شریف میں ہے فضیل ابن عیاض نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے عمل حبط ہو جائیں اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اگرچہ اسکے عمل تھوڑے ہوں جو کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہولو۔

(۳) جب شرع مطہر نے ایسے لوگوں سے اس درجہ نفرت دلائی اور اس قدر برائی بیان فرمائی تو کیا مسلمانوں کا فرض مذہبی نہیں کہ ان کو مسجد میں آنے سے روکیں ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کریں۔ علی الخصوص وہ شخص جس کے ہاتھ میں مسلمانوں کا کام ہو اور مسلمان اس کو مانتے ہوں اور عزت اور وقار کی نظر سے دیکھتے ہوں خواہ باعث علم یا بجہت پیری مریدی یا بخیال تو انگری وغیرہ وغیرہ اس پر سخت ضروری کہ ان کو دخول مسجد سے حتی الوسع روکے اور ان کے ساتھ میل جول سے مسلمانوں کو باز رکھے جو شخص ان مولوی صاحب وحکیم صاحب کے خیالات باطلہ وحالات فاسدہ پر مطلع ہو کر ان دونوں کو امام بنانے اور ان کے پیچھے نماز پڑھے، کہے یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں ہمیں ان سے کیا سروکار آخر یہ دونوں عالم تو ہیں کہ وہ زبان کار اور انہیں مفسدین فی الدین میں سے نہیں اور وہ نماز اسکی باطل ومردود نہیں حالانکہ جن تین علمائے مذکورین کو یہ دونوں پیشوا جانتے ہیں ان کے بارے میں مفتیان وعلمائے مکہ مکرمہ ومدینہ طیبہ نے یہ حکم دیا جیسا کہ فتاویٰ حسام الحرمین میں مذکور ہے۔

ان هولاء العراق الوقعین فی السوال غلام احمد القادیانی و رشید احمد ومن تبعة کخیل احمد الانبهتی واشر فعلی وغیرهم لا شبهة فی کفر هم بلا مجال بلا لا شبهة فی کفر من شک فی کفر هم بحال من الاحول .

بے شک یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے۔ غلام احمد قادیانی اور رشید احمد گنگوہی اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں شبہ نہیں اور نہ شک مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے تو اس کے کفر میں شبہ نہیں اسی میں ہے۔

اظهر فضائحهم القبیحة فی معتمد المستند فلم یبق من نتجائهم الفاسدة فیه الاوزار یقها فلیکن

مـن الـتـمسـک بتلک العجالة السنية تظفر فی بيان الردعليهم بکل واضحة دامغة حليلة لاسيما المتصدی لحل راية هذه الفرقة المارقة التی تدعی بالوهابيه ومنهم مدعی النبوة غلام احمد القاديانی والمارقة لاخر المنقض لشان الالوهية والرسالة قاسم النانوتوی و رشيد احمد الگنگوهی وخليل احمد الانبهتی واشرف علی التانوی ومن حذا حذوهم انتهی بقدر الضرورة.

مصنف نے اپنی کتاب معتمد المستند میں اس گروہ کی بری رسوائیاں کیں۔ پس ان کے فاسد عقیدوں سے ایک ایک بھی بغیر پوچ لچر کئے نہ چھوڑا تو اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ اس روشن رسالہ کا دامن پکڑے جسے مصنف نے بزودی لکھ دیا تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر روشن وسرکوب دلیل پائے گا۔ خصوصا جو اس گروہ خارج از دین کون ہے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے اور ان میں مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے اور دین سے دوسرا نکلنے والا شان الوہیت ورسالت گھٹانے والا قاسم نانوتوی ورشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبھٹی اور اشرف علی تھانوی اور جو ان کی چال چلا اسی میں ہے۔

وبـالـجملة هو لاء الطائف کلهم کفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمين وقد قال فی البزازية والدرر والغرر والفتاویٰ الخيريه والانهر والدر المختار وغيرها من معتمدات الاسفار فی مثل هولاء الکفار من شک فی کفره وعذابه فقد کفر اوقال فی الشفاء الشريف ونکفر من لم يکفر من دان بغير ملة اسلام ادرقف فيهم اوشک اھ وقال فی البحر الرائق وغيره من حسن کلام اهل الاهواء اوقال معنوی او کلامله معنی صحيح ان کان ذالک کفرا من القائل کفر المحسن اھ وقال الامام ابن حجر فی الاعلام فی فصل الکفر التفق عليه بين ائمتنا الاعلام من تلقط بلفظ الکفر يکفر وکل من استحسنه او رضی به يکفر اھ

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب (اسمعیلیہ نذیریہ۔ امیریہ، قاسمیہ۔ مرزائیہ۔ رشیدیہ، اشرفیہ) مرتد ہیں۔ باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بے شک بزازیہ اور درر وغرر اور فتاوٰی خیریہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے اور بحرالرائق وغیرہ میں فرمایا جو بد دینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کے کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اسے کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اس کی تحسین کرتا ہے۔ یہ بھی کافر ہو جائے گا اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمہ اعلام کا اتفاق ہے۔ فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ انتہی۔

تو موافق ارشاد علمائے مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ ومطابق حکم معتمد المستند نذیر حسین دہلوی وامیر احمد سہوانی وامیر حسن سہوانی وقاسم نانوتوی ومرزا غلام احمد قادیانی ورشید احمد گنگوہی واشرف علی تھانوی اور ان سب کے مقلدین ومتبعین وپیروان ومدح خوں باتفاق علمائے اعلام کافر ہوئے اور جو ان کو کافر نہ جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہے چہ جائیکہ پیشوا اور سردار جانا۔

والعياذ بالله الکريم وهو يهدی من يشاء الی صراط مستقيم.

ہم کو چونکہ اختصار منظور تھا، لہٰذا ان گمراہ گروں کافروں کے وہ اقوال ملعونہ ومردودہ جن پر حکم فسق وکفر کو لگایا بالکل نقل نہیں کئے اور ان اقوال پر علمائے حرمین نے جس قدر الزام لگائے ہیں ان میں سے صرف دس پانچ تحریر ہو جو صاحب ان فرق باطلہ عقوبت مآل اور ان پر احکام علمائے اہل کمال پر اطلاع چاہیں وہ فتاوٰی الحرمین وحسام الحرمین کا مطالعہ فرمائیں۔

(۴) ایسے نازک وقت میں کہ چہارم طرف سے دین اسلام پر حملے ہو رہے ہیں اور بیخ کنان سنت یکبارگی ٹوٹ پڑے ہیں۔ کیا علمائے اہلسنت پر

واجب نہیں کہ اپنے علم کو ظاہر کریں اور میدان میں آ کر تحریراً تقریراً احیائے سنت و اماتت بدعت و نصرت ملت فرمائیں۔ اگر ایسا نہ کریں سکوت و خاموشی سے کام لیں تو کیا اس حدیث شریف کے مورد نہ ہوں گے جو فتاویٰ الحرمین میں مذکور ہے۔

قال الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة ان الحاصل الدعی لی علی التالیف فی ذلک وان کنت قاصرا عن حقائق ماھنالک مااخرجه الخطیب البغدادی فی الجامع وغیرہ انه (ﷺ) قال اذا اظهرت الفتن اوقال البدع وسب اصحابی فلیظهر العالم علمه فمن لمیفعل ذلک فعلیه لعنة الله والملئکة والناس اجمعین لایقبل الله منه صرفا.

امام ابن حجر کی صواعق محرقہ میں فرماتے ہیں واضح ہو کہ اس تالیف پر میرے لئے باعث وسبب اگرچہ میرے ہاتھ یہاں کے حقائق سے کوتاہ ہے۔ وہ حدیث ہوئی جو خطیب بغدادی نے جامع میں اور ابن کے سوا اور محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا جب فتنے یا فرمایا بدمذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا نہ کرے گا۔ اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کے فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔

(۵) جو شخص مسجد میں آ کر اپنی زبان سے لوگوں کو ایذاء دیتا ہو اس شخص کو مسجد سے نکلنے کا حکم ہے اس کے نکالنے کے بارے میں درمختار کا یہ قول نص صریح ہے یا نہیں

واکل نحوثوم ویمنع منه وکذاکل مرذو لو بلسانه.

یعنی مسجد میں داخل ہونے سے بدبودار چیزوں مثلاً کچا لہسن کھانے والے کو منع کیا جائے اور اسی طرح ہر ایذا دینے والا اگرچہ زبان سے دیتا ہو دخول مسجد سے روکا جائے۔ ردالمختار میں تحت

قول واکمل نحو ثوم فرمایا **ای کبصل و نحو فماله رائحة کریهة للهدیت الصحیح فی النهی عن قربان اکل الثوم والبصل المسجد قال الامام العینی فی شرح علیٰ صحیح البخاری قلت علة النهی اذی الملئکة واذالمسلمین .**

یعنی جیسے پیاز وغیرہ ان چیزوں سے جن میں بدبو ہو یہ حکم موافق حدیث صحیح ہے جو کچا لہسن اور پیاز کھانے والے کی ممانعت دخول مسجد میں ہے امام عینی نے اپنی کتاب میں جو صحیح بخاری پر لکھی ہے فرمایا میں کہتا ہوں دخول مسجد سے ممانعت کا ایذائے مسلمانان ہے۔

والحمد لله رب العلمین وافضل الصلوة واکمل التسلیمات علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین وعلیٰ اله وصحبه ومن تبعهم اجمعین .

فقیر محمد ضیاء الدین المکی بابی المساکین۔

الجواب:

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علیٰ من لانبی بعده واله وصحبه المکرمین عنده وسائر المسلمین المتبعین سعده فاضل ...... سائل بلکہ مجیب سلمہ القریب المجیب کا سوال خود ہی جواب وحق وصواب ہے۔ **فماذا بعد**

الحق الا الضلال ہمیں زید وعمر کی شخصیت سے کام نہیں، احکام شرعیہ عام ہوتے ہیں جس سے یہ امر صادر ہوا کہ یہ حکم ہے کسے باشندے خاک بود یا جیسے باشد اسی عوام کے طور پر ہم کلام کریں گے اگر فلاں فلاں اس کے مصداق تو ضرور انہیں ان کے احکام کے استحقاق ہیں ورنہ جس پر صادق وہ مستحق ولائق

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل وحسبنااللہ ونعم الوکیل .

(۱) یزید پلید علیہ ما یستحقہ من العزیز المجید قطعا یقینا باجماع اہل سنت فاسق فاجر وجری علی الکبائر تھا اس قدر پر ائمہ اہل سنت کا اطباق واتفاق ہے صرف اس کی تکفیر ولعن میں اختلاف فرمایا امام بن حنبل رضی اللہ عنہ اور ان کے اتباع وموافقین اسے کافر کہتے ہیں اور بہ تخصیص نام اس پر لعنت کرتے ہیں اور اس آیہ کریمہ سے اس پر سند لاتے ہیں۔

فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم

کیا قریب ہے کہ اگر والی ملک ہو تو زمین میں فساد کرو اور اپنے نسبی رشتہ کاٹ دو یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت فرمائی تو انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا یا حرمین طیبین وخود کو کعبہ معظمہ وروضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں۔ مسجد کریم میں گھوڑے باندھے ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے تین دن مسجد نبوی (ﷺ) بے اذان ونماز رہی۔ مکہ ومدینہ وحجاز میں ہزاروں صحابی وتابعین بے گناہ شہید کئے کعبہ معظمہ پر پتھر پھینکے غلاف شریف پھاڑا اور جلایا۔ مدینہ طیبہ کی پاک دامن پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کر دیں۔ رسول اللہ (ﷺ) کے جگر پارے کو تین دن بے آب ودانا رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا۔ مصطفیٰ (ﷺ) کے گود کے پالے ہوئے تن نازنیں پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے کہ تمام استخوان مبارک چور ہو گئے۔ سر انور کہ محمد (ﷺ) کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر تیر پر چڑھایا اور منزلوں پر پھرایا حرم محترم مخدرات مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین میں فساد کیا ہو گا۔ ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق وفجور نہ جانے قرآن عظیم میں صراحۃً اس پر لعنھم اللہ فرمایا لہٰذا امام احمد اور ان کے موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ لعن وتکفیر سے احتیاطاً سکوت کی اس سے فسق وفجور متواتر ہیں۔ کفر متواتر نہیں اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر اور امثال وعیدات مشروط بعدم توبہ بقول تعالیٰ فسوف یلقون غیا الا من تاب اور توبہ تا دم غرغرہ مقبول ہے اور اس کے عدم پر جزم نہیں اور یہی احوط واسلم ہے مگر اس کے فسق وفجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات اہل سنت کے خلاف ہے اور ضلالت وبد دینی صاف ہے بلکہ انصافاً یہ اس قلب سے متصور نہیں جس میں محبت سید عالم (ﷺ) کا شمہ ہوا۔

وسیعلمھم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون .

شک نہیں کہ اس کا قائل ناصبی مردود اور اہل سنت کا عدو وعنود ہے ایسے گمراہ بد دین سے مسئلہ مصافحہ کی شکایت بے سود ہے اس کی غایت اس قدر تو کہ اس نے قول صحیح کا خلاف کیا اور بلا وجہ شرعی دست کشی کر کے ایک مسلمان کا دل دکھایا مگر وہ تو ان کلمات ملعونہ سے حضرت بتول زہرا وعلی مرتضیٰ اور خود حضور سید الانبیاء (ﷺ) کا دل دکھا چکا ہے۔ اللہ واحد قہار کو ایذا دے چکا ہے۔

والذین یوذون رسول اللہ لھم عذاب الیھم مھینا. ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ ودعولھم عذاب مھینا . واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) سائل نے یہاں بھی قطعیات کے ساتھ قرآن کو ضم قطعی کے ہوتے قرینہ یا ظنی کی کیا بحث کسی مدرسہ خلاف کی نوکری یا علم

ماکان ومایکون یا غیوب خمسہ

میں کلام یا علمائے اہل سنت کو سب دوشنام تفاصیل رکھتے ہیں جن کی اصلا حاجت نہیں جب علماء حرمین طیبین زادہما اللہ شرفا وتکریما نانوتوی وگنگوہی و تھانوی کی نسبت نام بنام تصریح فرما چکے ہیں کہ یہ سب کفار مرتدین ہیں اور یہ کہ

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر

جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر نہ کہ ان پیشوا اور سرتاج اہل سنت جاننا بلاشبہ جو ایسا جانے ہرگز ہرگز صرف بدعتی وبدمذہب نہیں قطعا کافر ومرتد ہے اور ان تمام احادیث کا کہ سوال میں فتاوی الحرمین سے مقبول ہوئیں مورد ہے بلاشبہ اس سے دور بھاگنا اور اسے اپنے سے دور کرنا۔ اسے بغض اس کی اہانت اس کا رد فرض ہے اور توقیر حرام وہدم اسلام۔ اسے سلام کرنا حرام۔ اس کے پاس بیٹھنا حرام اس کے ساتھ کھانا پینا حرام اس کے ساتھ شادی بیاہت حرام اور قربت زنائے خالص اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت اسے مسلمان کا سا غسل کفن دینا حرام۔ اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر اس کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا اس کے جنازے کی مشایعت حرام اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام اسے کے لئے دعائے مغفرت یا ایصال ثواب حرام بلکہ کفر **والعیاذ باللہ رب العلمین واللہ تعالیٰ اعلم .**

(۳) جواب سابق میں واضح ہو چکا کہ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے اور جب وہ تمام علمائے حرمین شریفین کے متفق علیہ فتوی سے کافر ومرتد ہیں تو مسجد میں تو ان کا کیا حق حدیث ابن حبان مذکور فتاوی الحرمین میں ہے **لاتصلو امعھم** ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو ان کے پیچھے تو نماز نہیں تو ان کے کھڑے ہونے سے صف قطع کے غیر نمازی حائل اور صف قطع کرنا حرام نبی (ﷺ) فرماتے ہیں۔ **من قطع صفا قطعہ اللہ** جو صف قطع کرے اللہ اسے کاٹ دے تو جو مسلمانوں میں سربرآوردہ ہو جو ان کے منع پر بلا فتنہ وفساد قدرت رکھتا ہو اس پر فرض ہے کہ انہیں مسجد میں آنے سے روکے اور مسلمانوں کی نماز خراب ہونے سے بچائے کہ مسلمانوں کو نرمی وتفہیم اور جو نہ مانے اسے ہر جائز سختی وتشدد کے ساتھ ان کے میل جول سے باز رکھے کہ یہ نہی عن المنکر تاقدر قدرت فرض قطعی ہے اور جو نہ کرے وہ اسی مجرم کا اس کے عذاب میں ساتھی اصحاب سبت پر جب عذاب الٰہی نازل ہوا کہ **قلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین** ۔ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے جو انہیں منع نہ کرتے تھے وہ بھی ان کے ساتھ بندر کردیئے گئے۔ منع کرنے والوں نے نجات پائی جو ان کے خیالات وحالات وہ بھی ان کے انہیں عالم جانے یا قابل امامت مانے ان کے پیچھے نماز پڑھے وہ بھی انہیں کی طرح کافر مرتد ہے کہ **من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر** اس کے لئے حسام الحرمین کی وہ عبارتیں کہ سوال وسوم میں مذکور ہوئیں کافی ہیں یونہی جو ان احکام ضروریات اسلام یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں وہ بھی کافر ہے محیط وعالمگیری میں ہے۔

رجل قال آنھا کہ علی آموزند داستان ھاا ست کہ می آموزند اوقال من علم حلیہ رامنکر م ھذا کلہ کفر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴،۵) بلاشبہ علمائے اہل سنت پر اعانت سنت واہانت بدعت تحریراً وتقریراً بقدر قدرت فرض اہم واعظم ہے اور ہر موذی کو مسجد سے نکالنا بشرط استطاعت واجب اگر چہ صرف زبان سے ایذا دیتا ہو خصوصا وہ جس کی ایذا مسلمانوں میں بدمذہبی پھیلانا اور اضلال اغوا ہو ان کی سند میں وہی احادیث وروایات کہ سائل فاضل نے ذکر کیں کافی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

عبدالمصطفےٰ احمد رضا خاں

محمد ی سنی حنفی قادری